قیصرہ حیات

مکاں فانی ، مکیں آنی ، ازل تیرا ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو جاوداں تُو ہے

ایک ایسی لڑکی کی کہانی . . . جو حق کی جستجو میں اپنے سفر کا آغاز کرتی ہے اور اس ابدی، لافانی حقیقت کو پالینے کے اس سفر میں اسے جن مسائل، جن شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہماری مصنفہ نے اپنے ماہرانہ قلم سے اسے بہت خوب صورت اور پُراثر انداز میں اُجاگر کیا ہے۔

اس کہانی کی اشاعت نوجوان نسل کی اسلام کے بارے میں معلومات مطالعے اور علم کو مزید وسعت دے گی۔

مایہ ناز مصنفہ کے منفرد انداز بیاں کا

ایک اور شاہکار

دن کافی چڑھ چکا تھا اور لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہوگئے تھے۔ ارد گرد سے بھانت بھانت کی آوازیں آرہی تھیں۔ کبھی کوئی پھیری باز محلے میں آکر اونچی آواز سے چیزیں بیچنے لگتا تو کہیں بچوں کا شور شرابا......
آمنہ ان کی آوازیں سن کر ایک دم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور گھبرا کر عبدالرحمٰن کو ہلانے لگی...... باہر ایک سبزی فروش کی پاٹ دار آواز نے اسے بری طرح ڈرایا تھا۔ سبزی فروش کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا مگر اس کی آواز اسے قدرے خوف زدہ کر رہی تھی۔

''عبدالرحمٰن یہ کیسی آواز ہے......؟ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔'' آمنہ نے گھبرا کر کہا تو عبدالرحمٰن نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور اسے سمجھانے لگا، وہ حیران ہو کر اس کی باتیں سنتی رہی اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی۔

باہر محلے کی سب عورتیں اکٹھی ہو کر جمیلہ کے پاس آئی تھیں۔ انہیں خبر ملی تھی کہ عبدالرحمٰن ایک میم کو بیاہ کر لایا ہے اور سب اس میم سے ملنے کے لیے بہت مضطرب ہو رہی تھیں...... جمیلہ صحن میں ان کے پاس چارپائیوں پر بیٹھی تھیں اور وہ متجسس ہو کر اس سے آمنہ کے بارے میں سوالات کر رہی تھیں۔

''اری جمیلہ...... تیری بہو کہاں ہے؟ بھیا اس کو بلا بھی لے تاکہ ہم بھی اس کو دیکھ لیں...... سچ اس کے بارے میں تو ہم اتنا کچھ سن، سن کر تھک گئے ہیں اور بڑا انتظار کر رہے تھے کہ کب وہ آئے اور ہم اس کو دیکھیں...... اب اسے بلاؤ تو سہی......'' درمیانی عمر کی ایک عورت نے آنکھیں مٹکا، مٹکا کر کہا تو سب اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں۔

''ہاں، ہاں اسے جلدی بلاؤ......'' دوسری عورت نے بھی کہا۔

''ارے بھئی ساری رات کے سفر سے بیچاری تھک کر صبح نماز پڑھ کر سوئی ہے ابھی کیسے اٹھادوں۔'' جمیلہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ...... لگتا ہے بڑی نمازی ہے، کیا شادی کے بعد مسلمان ہوئی ہے؟'' ایک عورت نے حیرت سے پوچھا۔

''ارے نہیں...... وہ شادی سے پہلے ہی مسلمان ہوگئی تھی، اسی لیے تو میرے عبدالرحمٰن نے اس سے شادی کی ہے۔'' جمیلہ نے قدرے فخریہ انداز میں کہا۔

''واہ...... پھر تو ہم اسے ضرور دیکھیں گے کہ انگریز مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔'' ایک اور ہمسائی نے قدرے متجسس انداز میں کہا۔

''کہاں ہے اس کا کمرا......؟'' ایک اور عورت نے قدرے بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا اور جیسے ہی جمیلہ نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا وہ اٹھ کر جلدی سے دروازہ پیٹنے لگی۔

''ارے...... ارے شمیم یہ کیا کر رہی ہو، ارے وہ سو رہی ہوگی، اسے تنگ مت کرو۔'' جمیلہ نے قدرے خفگی سے کہا۔

''ارے واہ خالہ، ہم سب آئے بیٹھے ہیں اور اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اب ہم بار، بار تو آنے سے رہے۔'' شمیم منہ بنا کر بولی۔ ایک دم دروازہ کھلا اور آمنہ سر پر حجاب لیے کمرے سے باہر آئی اور حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''ارے واہ...... بڑھیا ہی بڑھیا...... جمیلہ تمہارے تو پورے خاندان میں اتنی خوب صورت بہو کسی کی نہیں۔'' ایک ادھیڑ عمر عورت نے آمنہ کو سر سے لے کر پاؤں تک گھورتے ہوئے دیکھا اور پھر سب اس کی تعریفیں کرنے لگیں۔

اسی لمحے ہاجرہ اور شمیم بھی اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلیں اور صحن میں عورتوں کا جمگھٹا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

''ارے ہمیں تو جیسے ہی خبر ملی ہم عبدالرحمٰن کی دلہن دیکھنے چلی آئیں۔'' ایک عورت نے ہاجرہ سے کہا۔

''ارے خالہ...... دن تو چڑھ لینے دیتیں...... دلہن کون سی بھاگی جا رہی تھی۔ تم لوگ تو یوں کر رہی ہو جیسے کبھی کوئی دلہن دیکھی نہیں ہو۔'' ہاجرہ نے ناگواری سے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں، ہاں دیکھی ہیں بہت دیکھی ہیں مگر انگریز دلہن ابھی تک نہیں دیکھی تھی۔'' دوسری عورت نے جلدی

سے جواب دیا۔

"اماں...... ایسا کرو اپنی بہو پر ٹکٹ لگا دو...... اس کے جانے تک بڑا پیسہ کما لو گی...... اور ان سب کا بھی شوق پورا ہو جائے گا۔" ہاجرہ نے قدرے طنزیہ انداز میں جمیلہ سے کہا تو ان کو غصہ ہی آ گیا۔

"آئے ہائے...... ہاجرہ کیا اول فول بک رہی ہو، نئی دلہن کو تو سارے ہی چاؤ سے دیکھنے آتے ہیں۔ یہ کون سی بری بات ہے۔" جمیلہ نے قدرے خفگی سے جواب دیا تو ہاجرہ منہ بنا کر رہ گئی اور آنکھیں مٹکا کر شبنم کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھنے لگی۔ آمنہ حیرت سے سب کی طرف دیکھ رہی تھی۔ شمیم اس کا ہاتھ پکڑ کر چارپائی تک لائی اور اسے سب عورتوں کے درمیان بٹھا دیا۔

"جمیلہ...... یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تیری انگریز بہو مسلمان ہے۔" ایک عورت نے آمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں...... اللہ کا شکر ہے۔" جمیلہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اری بہو...... تو نئی، نئی مسلمان ہوئی ہے ہمیں بھی تو کلمہ سنا...... دیکھیں تجھے کلمہ آتا بھی ہے یا نہیں......؟" ایک عورت نے معنی خیز انداز میں آمنہ سے پوچھا۔ اسے ان لوگوں کی بات کی کچھ سمجھ نہ آئی مگر کلمے کا لفظ سن کر وہ چونکی، اس نے انگریزی لہجے میں لفظ کلمہ کہا۔ عربی حروف تہجی سے تو اسے آگاہی تھی مگر اس زبان میں کہی گئی باتیں اسے سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔ سب متجسس ہو کر اسے دیکھنے لگیں۔ آمنہ اس کے بعد کچھ نہ بولی سب اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگیں اور انتظار کرنے لگیں کہ وہ کلمہ پڑھتی ہے۔ مگر آمنہ خاموش رہی۔

"آئے ہائے...... یہ کیسی مسلمان ہے جس کو کلمہ ہی نہیں آ رہا......" ایک عورت نے منہ بنا کر ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

"جسے کلمہ ہی نہیں آتا...... وہ کیسی مسلمان ہو گی یہ تو سب کو ہی پتا چل گیا ہے۔ لگتا ہے عبدالرحمٰن نے اس سے شادی کے لیے ہی وقتی طور پر اسے کلمہ پڑھایا ہو گا۔ جسے پڑھ کر وہ اسی وقت بھول گئی۔" ایک اور عورت نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو ہاجرہ اور شبنم بھی اس کی بات سن کر ہنسنے لگیں اور سب بے ہنگم قہقہے لگانے لگیں۔ آمنہ پھٹی، پھٹی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھنے لگیں۔

"نہیں، نہیں ماشاء اللہ یہ بڑی پکی مسلمان ہے، تم لوگوں کی بات اسے سمجھ نہیں آئی تو وہ کیا کرے، ورنہ صبح تو وہ نماز اور قرآن پڑھ کر سوئی تھی۔" جمیلہ جلدی سے اس کے دفاع میں بولیں۔

اسی لمحے عبدالرحمٰن کمرے سے باہر نکلا تو سب کو دیکھ کر حیرت سے چونکا اور ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"عبدالرحمٰن بیٹا...... تم ہی اپنی بیوی کو کہو کہ ان سب کو کلمہ سنا دے......" جمیلہ نے قدرے جلدی سے کہا تو...

عبدالرحمٰن کو ایک دم غصہ آ گیا۔

"یہ کیا فضول حرکت ہے، کیا آپ لوگ اس سے ملنے آئی ہیں یا پھر اسے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دینے آئی ہیں۔" عبدالرحمٰن غصے سے بولا۔

"ارے، ارے تم غصہ کاہے کو کر رہے ہو، ہمیں بھی تو خبر ہونی چاہیے کہ یہ مسلمان ہے یا نہیں...... کلمہ سن کر دل کو تسلی ہو جائے گی۔ ورنہ یہی شک رہے گا کہ تم کسی کافرہ کو بیاہ کر لے آئے ہو۔" ایک عورت نے منہ بنا کر کہا۔

"خالہ...... میں تم لوگوں کا شک دور کرنے کے لیے اسے تم لوگوں کے سامنے کوئی شو پیس نہیں بنا سکتا۔ یہ تم سب لوگوں سے اچھی مسلمان ہے اور یہ میں جانتا ہوں۔ میرے دل کی تسلی کے لیے یہی کافی ہے۔ میں تم لوگوں کی کوئی تسلی نہیں کرنا چاہتا کہ یہ کیسی مسلمان ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ کرے گا تم لوگ نہیں۔" عبدالرحمٰن نے قدرے غصے سے

سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور آمنہ کا ہاتھ پکڑ کر سب کے درمیان سے اسے اٹھا کر کمرے میں لے جانے لگا تو ساری عورتیں منہ بنا کر اس پر تاسف کا اظہار کرنے لگیں۔

''ارے بھئی حیرت ہو رہی ہے، یہ وہی عبدالرحمٰن ہے جس نے آج تک کبھی کسی کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کی تھی اور اب کیسے تڑاخ، تڑاخ جواب دے رہا تھا۔ لگتا ہے انگریز بیوی کا حسن اس پر جادو کر گیا ہے۔'' ایک عورت نے قدرے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

''ارے بھیا وہ کہتے ہیں ناں...... حسن ہو تو نزاکت آ ہی جاتی ہے یہاں حسن کو دیکھ کر منہ میں زبان آ گئی ہے۔'' دوسری عورت نے بھی بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو سب ان کا مذاق انجوائے کرنے لگیں۔

''ارے بھئی اب چھوڑ بھی دو...... تم لوگوں کو تو بس کوئی موقع ملنا چاہیے۔ کسی کے پیچھے ہی پڑ جاتی ہو...... اس بیچاری کو آئے ابھی پورا دن بھی نہیں ہوا کہ تم لوگ باتیں کرنے لگی ہو، اب جاؤ میں ولیمہ کروں گی تو پھر آ کر دلہن دیکھ لینا۔'' جمیلہ نے منہ بنا کر قدرے نرمی سے کہا اور اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔

☆☆☆

آمنہ نے کمرے میں جا کر عبدالرحمٰن سے باہر ہونے والے واقعے کے متعلق دریافت کرنا چاہا مگر وہ صرف ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس نے کن، کن مراحل سے گزر کر اور کیسے، کیسے ریسرچ کر کے اسلام قبول کیا تھا اور وہ ان نام نہاد مسلمانوں سے کتنی اچھی اور بہتر مسلمان تھی جو اس کے اسلام کے بارے میں مشکوک ہو رہی تھیں مگر عبدالرحمٰن اسے کچھ کہہ کر افسردہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ذہن میں جو اسلام اور مسلمانوں کا ایک اچھا تصور بنا ہوا تھا وہ اسے خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے اندر بہت سے وسوسے اور خدشات جنم لینے لگے کہ کہیں ان لوگوں کے رویے اسے مسلمانوں کے بارے میں بدظن ہی نہ کر دیں...... اس نے آمنہ کو گول مول جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن بعد میں موقع دیکھ کر اپنی ماں کو سمجھانے لگا کہ وہ آمنہ کو ایسے لوگوں سے دور ہی رکھے۔ دونوں ماں بیٹا آپس میں راز و نیاز کر رہے تھے جب اس کے دونوں بھائی اس کے پاس آئے اور دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر ان کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

''ہاں بھئی...... اب تم نے ولیمے کا کیا پروگرام بنایا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ لگے ہاتھ یہ سنت بھی ادا ہو جانی چاہیے۔ شادی تو تم وہاں خوب دھوم دھام سے منا آئے ہو۔'' اس کے بڑے بھائی عبدالوہاب نے مسکرا کر معنی خیز انداز میں کہا۔

''ہاں وہاں پر سب مسلمانوں بھائیوں نے ہمارا بہت زبردست استقبال کیا اور بڑے اچھے طریقے سے شادی بھی ہوئی۔'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر بتایا۔

''بھیا تمہاری تو لاٹری نکل آئی ہے، خوب صورت بیوی بھی مل گئی، کل کو نیشنلٹی بھی مل جائے گی، تمہارا تو حال بھی سنور گیا اور مستقبل بھی سنہرا...... دکھائی دے رہا ہے۔'' اس کے دوسرے بھائی عبدالرب نے مسکرا کر کہا تو... عبدالرحمٰن نے چونک کر ایک دم اس کی طرف دیکھا۔

''میں نے یہ شادی نہ تو نیشنلٹی حاصل کرنے کے لیے کی ہے اور نہ ہی اپنا مستقبل سنوارنے کے لیے۔ میں نے صرف ایک اچھی اور نیک عورت کو اپنا ہم سفر بنانے کے لیے شادی کی ہے۔'' عبدالرحمٰن نے قدرے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''بھیا...... تمہیں کیا معلوم کہ وہ کتنی نیک اور پاک ہے اور گورے لوگ تو ویسے بھی......'' انہوں نے جملہ ادھورا چھوڑا پھر ذرا سانس لے کر بولے۔

''یہ لڑکی آج تمہیں نیک معلوم ہو رہی ہے، ہمیں کیا پتا کہ اس کا ماضی کیا تھا اور پاکیزگی کے کون، کون سے ریکارڈ توڑ چکی ہے۔'' عبدالرب نے منہ بنا کر معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو عبدالرحمٰن کو اس کی بات پر ایک دم غصہ آ گیا۔

''خدا کے لیے بھائی، آپ بات کرتے ہوئے اتنا تو سوچ لیں کہ اب وہ میری بیوی ہے...... میری عزت ہے...... اور کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی باتیں سننا پسند نہیں کرتا اور یہ آپ کی سوچ ہے کہ سارے انگریز برے ہوتے ہیں ان کی کوئی اخلاقیات نہیں ہوتیں...... لیکن میں آمنہ کو تب سے جانتا ہوں جب وہ میرے ساتھ کالج میں پڑھتی تھی۔ اس کا کسی کے ساتھ کوئی افیئر نہیں تھا۔'' عبدالرحمٰن نے خفگی سے جواب دیا۔

''اچھا، اچھا اب ان باتوں کو چھوڑو اور ولیمے کے بارے میں کچھ فیصلہ کرو۔'' عبدالوہاب نے قدرے درشت لہجے میں کہا تو دونوں خاموش ہو گئے وہ جمیلہ کے ساتھ مل کر ولیمے کے بارے میں پلان کرنے لگا۔

عبدالرحمٰن کو کمرے میں نہ پا کر ہاجرہ کی دونوں بیٹیاں فریحہ اور شبینہ اور شبنم کی بیٹی عاصمہ، آمنہ کے کمرے میں آ گئیں۔ تینوں کالج میں پڑھتی تھیں اور اپنے آپ کو تیس مار خان سمجھتی تھیں۔ وہ انگریزی اچھی طرح پڑھنا، لکھنا اور بولنا جانتی تھیں۔ تینوں نے بہت بے ڈھنگے فیشن کر رکھے تھے۔ تینوں نے انتہائی چست اور چھوٹی آستینوں والی قمیصیں پہن رکھی تھی اور دوپٹے گلے میں برائے نام جھول رہے تھے۔ جبکہ آمنہ اپنے کمرے میں مصلیٰ بچھائے نماز پڑھ رہی تھی...... تینوں نے آنکھیں مٹکا کر معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئیں۔ آمنہ بہت خشوع و خضوع کے ساتھ بدستور نماز پڑھنے میں مصروف رہی۔ اس نے نماز پڑھنے میں بہت زیادہ دیر لگا دی تو وہ تینوں اکتا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔

''لگتا ہے، میڈم قضائے عمری ادا کر رہی ہیں۔'' فریحہ نے آمنہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کے فرشتوں کو بھی نہیں پتا ہو گا کہ قضائے عمری کیا ہوتی ہے...... مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ ہم لوگوں کو متاثر کرنے کے لیے اچھی اور پکی مسلمان بننے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔'' شبینہ نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''لیکن جو کچھ بھی ہے، ہے بہت کیوٹ......'' عاصمہ نے اس کی حمایت میں بولتے ہوئے کہا۔

''لو...... اب چچا کی طرح تم بھی اس کے متاثرین میں شامل ہو جاؤ معلوم کرتی ہوں کہ ابھی اس کا کوئی بھیا ہے تو تمہیں اس کے حوالے کر کے اسلامی اخوت کو مضبوط بناتے ہیں۔'' فریحہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو عاصمہ منہ بنا کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔ آمنہ نے نماز پڑھ کر جائے نماز اٹھائی اور مسکرا کر ان کی طرف دیکھنے لگی، فریحہ اس کے ساتھ انگلش میں باتیں کرنے لگی اور اسے اردو سکھانے کے بارے میں پروگرام بنانے لگی۔ آمنہ مسکرا، مسکرا کر ان کی باتیں سنتی رہی۔

دو دن بعد اس کے ولیمے کی رسم کو بہت اہتمام سے منایا گیا۔ لڑکیوں کی سہیلیوں اور عبدالرب کے سسرالی رشتے داروں اور محلے کے سب لوگوں نے خوب ہلا گلا کیا...... بہت ڈانس بھنگڑے ڈالے گئے اور سب بہت زیادہ انجوائے کر رہے تھے۔ آمنہ دلہن بنی کام والا غرارہ سوٹ پہنے اسٹیج پر بیٹھی تھی اور انتہائی حیرت سے سب کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں جب محفل عروج پر تھی تو ظہر کی اذان ہونے لگی۔ وہ اذان ہوتے ہی نماز پڑھنے کی عادی تھی۔ اس نے چونک کر سب کی طرف دیکھا مگر کچھ نہ بولی کیونکہ عبدالرحمٰن نے اسے سمجھایا تھا کہ وہ نماز اور اذان کے بارے میں کسی کو نہ ٹوکے سب مسلمان ہیں اور سب اسلام کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لیے اس کو کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور جلدی سے اپنا کام دار دوپٹا جو کہ بیوٹیشن نے بہت پنوں کے ساتھ اس کے سر پر جمایا تھا اس نے بہ مشکل اتارا اور سر پر حجاب باندھ کر غرارہ سمیت ہی واش روم میں چلی گئی۔ اور وضو کرنے لگی آنکھوں پر لگا مسکارا اور آئی شیڈز سب بری طرح پھیل گئے۔ اتنے زیادہ پیسے دے کر اسے پارلر سے تیار کروایا گیا

تھا اور ابھی اسے اسٹیج پر بیٹھے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے کہ اس نے وضو کر کے سارے میک اپ کو خراب کر دیا تھا بلکہ مسکارے کی ساری کالک آنکھوں کے ارد گرد پھیل چکی تھی۔ وہ سخت پریشان تھی کہ اتنا گہرا میک اپ آپ کیسے چھڑائے اس نے جلدی، جلدی لوشن اور روئی کی مدد سے چہرہ پھر صاف کیا۔ دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ لوگ باہر منتظر بیٹھے تھے اور بار، بار اس کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ دلہن کہاں گئی ہے۔

''نماز پڑھنے...... اب دنیا کو دکھانا بھی تو ہے کہ وہ بڑی پکی مسلمان ہوئی ہے تاکہ کسی کو اس کے اسلام کے بارے میں کوئی شک نہیں رہے۔'' ہاجرہ نے ایک مہمان خاتون کو منہ بنا کر قدرے طنزیہ انداز میں بتایا تو وہ عورت بھی اس کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے منہ بنانے لگی۔

''اوہو...... آج کے دن تو وہ اپنے اسلام کا اتنا دکھاوا نہ کرتی تو کیا فرق پڑ جاتا...... مگر یہ انگریز عورتیں بھی خوب سرپھری ہوتی ہیں۔ جو دل میں آئے وہی کرتی ہیں۔ تم لوگوں کو ہی اس کو کچھ سمجھانا چاہیے تھا اگر نماز لیٹ پڑھ لیتی تو کیا فرق پڑ جانا تھا۔'' اس عورت نے خفگی سے منہ بنا کر جواب دیا۔

''ارے نہ بابا...... نہ بابا...... ہم تو اس کے اسلام کو نہیں چھیڑتے، اس کا میاں تو ہمارے گلے کو ہی آ جاتا ہے۔ پہلے تو بھیا کے منہ میں زبان نہیں تھی۔ اب جورو کو دیکھ کر تو زبان رکنے کو نہیں آتی۔ دو دن میں ہی اس نے ایسا بدل کر رکھ دیا ہے کہ وہ پہلے جیسا عبدالرحمٰن معلوم ہی نہیں ہوتا۔'' ہاجرہ نے منہ بنا کر کہا۔ اتنی دیر میں اور خواتین بھی اکٹھی ہونے لگیں اور ہر طرف شور ہونے لگا کہ دلہن کہاں ہے، اسے تو بلاؤ...... جمیلہ نے شبنم اور فریحہ کو اسے لانے کو کہا اور جب وہ اس کے کمرے میں گئیں تو وہ نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز لپیٹ رہی تھی۔ اس کا سارا میک اپ ڈھل چکا تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ شبنم نے تو اسے دیکھ کر انتہائی حیرت اور خفگی سے چیخ ماری۔

''ارے، ارے یہ تم نے کیا کر دیا...... سارے مہمانوں کے سامنے کیا اب اس منہ کے ساتھ جاؤ گی؟'' شبنم نے قدرے غصے سے کہا مگر آمنہ کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا تو فریحہ نے آگے بڑھ کر اسے انگلش میں کہا کہ اس نے یہ سب کیا، کیا ہے تو وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا نماز پڑھنے سے میک اپ زیادہ ضروری ہے؟'' آمنہ نے حیرت سے کہا تو فریحہ اسے دیکھ کر گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ اور خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔

''ارے فریحہ...... تم ہی اس کا کچھ چہرہ ٹھیک کرو...... باہر مہمان آئے بیٹھے ہیں، لوگ باتیں تو ہمیں ہی سنائیں گے، اس کو کیا خاک سمجھ آنی ہے جو اس پر ان باتوں کا کچھ اثر ہوگا۔'' شبنم نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے فریحہ کو کہا تو فریحہ اس کا پھر سے میک اپ کر کے دوپٹا سیٹ کر کے باہر لائی اور باہر لا کر اسے اسٹیج پر بٹھایا تو تمام خواتین اسے دیکھ کر باتیں کرنے لگیں۔

''دلہن کو تو کسی نے ڈھنگ سے تیار ہی نہیں کیا۔'' جمیلہ کو بھی اسے دیکھ کر بہت رنج ہوا کہ اتنے ہزار کا میک اپ اس نے ایک منٹ میں دھو ڈالا۔ ہاجرہ اور شبنم اسے دیکھ، دیکھ کر علیحدہ کڑھ رہی تھیں مگر آمنہ بہت مطمئن بیٹھی تھی کہ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا...... اسی بدمزگی میں ولیمے کی رسم ختم ہو گئی۔ رات کو سب بیٹھے عبدالرحمٰن کو خوب باتیں سنا رہے تھے اور آمنہ کے اسلام اور اس کی مسلمانیت پر خوب تنقید کر رہے تھے۔

''بھیا...... ہم لوگ بھی مسلمان ہیں...... اب یہ کیا کہ ہر وقت اسلام کا ڈھول گلے میں ڈال کر اسے پیٹتے رہیں اور ساری دنیا کو بتاتے رہیں کہ ہم سے تو اچھا اور پکا مسلمان کوئی ہے ہی نہیں...... آخر...... دنیا داری اور اونچ نیچ کا کچھ خیال رکھنا چاہیے، اب تم ہی اسے سمجھاؤ...... اتنا اسلامی بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اتنے مہنگے میک اپ کا ستیاناس کر دیا...... اوپر سے خاندان بھر میں باتیں الگ ہوئیں۔'' اس کے بڑے بھائی عبدالوہاب اور ہاجرہ نے

قدرے خفگی سے کہا تو وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا۔

''اور نہیں تو کیا...... آج کتنی شرمندگی ہوئی ہے جب سب پوچھ رہے تھے کہ اسٹیج خالی ہے دلہن کہاں چلی گئی۔ پتا چلا کہ دلہن صاحبہ نماز پڑھنے گئی ہیں تو سب طنزیہ انداز میں مسکرا، مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔'' شبنم نے منہ بنا کر کہا تو عبدالرحمٰن کو غصہ آ گیا۔

''وہ نماز پڑھنے ہی گئی تھی اور نماز پڑھنا کوئی برا فعل نہیں جس پر آپ لوگ یوں خفا ہو رہے ہیں۔ غیر مسلم لوگ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر جب مسلمان ہوتے ہیں تو انہیں آپ جیسے لوگوں کے رویئے ہی اسلام سے متنفر کر دیتے ہیں۔ وہ تو اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اب میں اسے کیا یہ کہہ کر روکوں کہ اسلام پر عمل کرنے والے کو ہماری سوسائٹی قبول نہیں کرتی...... اس کے اعمال کو دکھاوا سمجھا جاتا ہے۔ اس کی باتوں کو مشکوک نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا اسلام اور مسلمانیت دوسرے لوگوں سے ہضم نہیں ہوتی۔ اس نے تو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بہت اونچے تصورات ذہن میں بنا رکھے ہیں...... آپ ہی بتایئے میں اسے کیا کچھ کہہ کر روکوں؟'' عبدالرحمٰن ایک دم غصے سے پھٹ پڑا تو سب منہ بنا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

☆☆☆

فریحہ اور شبینہ نے آہستہ، آہستہ آمنہ کو اردو بولنا اور سمجھنا سکھا دیا تھا۔ یوں وہ کافی حد تک بات سمجھ جاتی تھی اور کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولنے کی بھی کوشش کرتی۔ عبدالرحمٰن اپنے آرٹ اسکول میں کافی بزی رہتا اور آمنہ گھر میں جمیلہ، ہاجرہ اور شبنم کے ساتھ مصروف رہتی۔ وہ جمیلہ کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتی تو ہاجرہ اور شبنم کو سخت ناگوار گزرتا کہ اسے آئے ہوئے ابھی چند دن ہوئے ہیں اور وہ گھر کی مالکن بننے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے تو کبھی ساس کے کہنے پر بھی کوئی کام نہیں کیا تھا۔ جب دل چاہتا تو اپنی مرضی سے کام کرتیں۔ ورنہ ساس خود ہی کچن میں مصروف رہتیں۔ جمیلہ بیگم ابھی خود صحت مند تھیں اور کام کرتے نہ تھکتی تھیں ان کے ساتھ، ساتھ ملازمہ بھی کام کرتی تھی۔ آمنہ کو اتنے کام تو نہ آتے تھے مگر وہ پھر بھی سارا وقت ان کے ساتھ کچن میں چھوٹے، چھوٹے کاموں میں مصروف رہتی۔ ان باتوں سے جمیلہ کے دل میں آمنہ کے لیے بہت محبت پیدا ہونے لگی تھی...... اور جب جمیلہ اس کی حمایت میں بولتیں یا کسی مہمان کے سامنے اس کی تعریفیں کرتیں تو وہ دونوں ناک منہ چڑھا کر ایک دوسرے کو دیکھتی ہوئی وہاں سے اٹھ جاتیں۔ آہستہ، آہستہ انہوں نے باقاعدہ طور پر آمنہ کے خلاف محاذ بنا لیا تھا۔ جس سے آمنہ بالکل بے خبر تھی۔ وہ تو ہر ایک کے ساتھ بہت محبت سے پیش آنے کی کوشش کرتی مگر ان دونوں کے دلوں میں اس کے لیے کدورت بڑھتی جا رہی تھی۔ جس کا اظہار وہ گاہے بہ گاہے اپنے، اپنے شوہروں کے سامنے کرتی رہتیں۔ عبدالوہاب قدرے سنجیدہ مزاج انسان تھا اور ویسے بھی گھر کا بڑا ہونے کے ناتے وہ مسائل کو الجھانے کے بجائے سلجھانے کی کوشش کرتا...... ہاجرہ جب اس کے کان بھرتی تو وہ نرمی سے اسے سمجھاتا کہ وہ ان باتوں کو ایشو مت بنائے۔ آمنہ یہاں مہمان بن کر آئی ہے جتنا عرصہ وہ یہاں رہے، اس کے ساتھ محبت سے پیش آؤ تاکہ وہ اس وقت کو ہمیشہ یاد کرے...... مگر ہاجرہ اس پر الٹا برس پڑتی کہ وہ خواہ مخواہ اس کی حمایت کر رہا ہے۔

''تمہیں کیا پتا وہ کوئی مہمان بن کر نہیں آئی بلکہ وہ تو اس گھر کی مالکن بننے کے منصوبے بنا کر آئی ہے۔'' ہاجرہ کی اس بات پر عبدالوہاب غصے میں آجاتا اور اسے ڈانٹنے لگتا۔ اس پر ہاجرہ اور چڑ جاتی۔

''ہاں بھئی اپنے بھائی کی طرح تم بھی آمنہ کی گوری چمڑی والی شکل صورت پر مرنے لگے ہو۔'' عبدالوہاب کو اس کی جاہلانہ باتیں سن کر بے انتہا غصہ آتا اور وہ غصے سے پاؤں پٹختا ہوا باہر چلا جاتا اور ہاجرہ غصے میں بڑبڑاتی رہ جاتی۔

عبدالوہاب شوقین مزاج اور دل پھینک طبیعت کا مالک تھا۔ وہ تو پہلے ہی آمنہ کو بھرپور نظروں سے دیکھنے کا

عادی تھا اور گاہے بہ گاہے شبنم کے سامنے عبدالرحمٰن کی خوش قسمتی کے قصیدے پڑھتا کہ عبدالرحمٰن کتنا خوش نصیب ہے کہ اتنی خوب صورت اور خوب سیرت بیوی اسے ملی ہے۔ اس کا بس چلے تو وہ بھی باہر کے ملک جا کر کوئی میم لے کے آئے۔ شبنم پہلے ہی معمولی شکل صورت کی تھی مگر فیشن وہ بہتیرے کرتی ہر وقت اس کا چہرہ میک سے اٹا رہتا۔ وہ اپنی کم صورتی کو میک اپ کی رنگ برنگی شیڈز سے کور کرنے کی کوشش کرتی مگر پھر بھی آمنہ کے سامنے اپنے آپ کو کمتر محسوس کرتی تھی اور جب عبدالرب، آمنہ کے حسن اور سادگی کی تعریفیں کرتا تو وہ مزید کامپلیکس میں آجاتی۔ وقتی طور پر تو وہ عبدالرب کے ساتھ لڑ جھگڑ کر اسے خاموش کرا دیتی مگر اندر ہی اندر آمنہ سے جلتی رہتی۔ اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ کس طرح آمنہ کو گھر سے باہر نکال پھینکے اور یہی احساسات ہاجرہ کے بھی تھے۔ دونوں بیٹھ کر اس کے خلاف... چہ مگوئیاں کرتیں اور اس کے وہاں سے جانے کے لیے خوب دعائیں کرتیں۔

''بھابی...... خدا کے لیے کچھ ایسا کرو...... یہ بلا یہاں سے چلی جائے۔ ورنہ ہم اپنے گھروں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گی اور گھر والوں سے بھی...... ہر بندہ اس کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتا...... اماں کو دیکھو کیسی اس کی محبت میں پاگل ہو رہی ہیں...... انہیں ہم تو دکھائی ہی نہیں دیتیں...... عبدالرب الگ دیوانہ بنا بیٹھا ہے۔'' نادانستہ شبنم کے منہ سے نکلا تو ہاجرہ نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

''ہیں...... واقعی......'' ہاجرہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں...... مطلب ایسے ہی...... میرے منہ سے نکل گیا۔'' اس نے بوکھلا کر بات چھپانے کی کوشش کی۔

''مجھے تو پہلے ہی عبدالرب پر شک تھا۔ کئی بار میں نے خود اسے آمنہ کو گھورتے دیکھا، میں سمجھی شاید یہ میرا وہم ہے مگر اب یقین ہو گیا ہے۔'' ہاجرہ نے آہستہ سے کہا تو شبنم کی آنکھوں سے ٹپ، ٹپ آنسو گرنے لگے۔

''بھابی خود سوچو...... جس عورت کا شوہر اس کے سامنے دوسری عورت کی شان میں قصیدے پڑھتا ہو...... اس کی خوب صورتی پر مرتا ہو تو اس عورت کے دل کی بھلا کیا حالت ہوگی۔ میں تو بہت بڑی آزمائش میں سے گزر رہی ہوں۔ جسے صرف میں ہی جانتی ہوں اور میرا دل۔'' شبنم نے سسکی بھرتے ہوئے کہا۔

''ہاں...... میں تمہارے دل کی حالت کو اچھی طرح سمجھ رہی ہوں پر کیا کروں......؟ عبدالوہاب بھی اس کی حمایت میں بولتا ہے۔'' ہاجرہ نے پُرتاسف لہجے میں کہا۔

''کیا...... وہ...... بھی؟'' شبنم حیرت سے چلائی۔

''ارے نہیں، وہ ہمدردی میں بولتا ہے، محبت تو وہ مجھ سے ہی کرتا ہے۔'' ہاجرہ نے معنی خیز انداز میں آنکھیں مٹکائیں۔

''ہاں، پہلے سب ہمدردی کرتے ہیں...... پھر ہمدردی، محبت میں بدلنے لگتی ہے۔ بھابی یہ لڑکی ایک سال یہاں رہی تو سمجھو میں اور تم اس گھر سے فارغ...... ابھی سے کچھ کرلو...... خدا کے لیے...... ورنہ ہم دونوں کہیں کے نہیں رہیں گے۔'' شبنم نے سر پر ہاتھ رکھ کر دہائی دیتے ہوئے کہا تو ہاجرہ نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا اور گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

''ہاں...... اب کچھ کرنا ہی پڑے گا...... سن...... یہاں پیر صاحب کی جو درگاہ ہے۔ وہاں جا کر جو بھی منت مانگیں ضرور پوری ہوتی ہے، آج جمعرات بھی ہے، چل وہاں جا کر ہم دعا کرتے ہیں۔'' ہاجرہ نے رائے دی تو شبنم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''نہیں، میں نے ایک بار وہاں جا کر منت مانی تھی، وہ پوری نہیں ہوئی تو پھر میں کبھی نہیں گئی۔'' شبنم نے منہ بنا کر کہا۔

''تم نے نہ جانے کیسے دعا کی ہوگی۔ میں نے تو آج تک جتنی دعائیں کی ہیں اور منتیں مانی ہیں، سب پوری ہوئی ہیں۔ تم میرے ساتھ چلنا...... دیکھتی ہوں اب کی بار کیسے منت پوری نہیں ہوگی۔'' ہاجرہ نے قدرے رعب سے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر سہ پہر میں ہی چلتے ہیں۔ عبدالرب اور عبدالوہاب کو اس بات کی خبر نہ ہونے دینا...... خواہ مخواہ پیچھے پڑ جائیں گے کہ درگاہوں پر اکیلی کیا کرنے گئی تھیں۔'' ہاجرہ نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹھیک ہے، میں تیاری کرتی ہوں۔'' شبنم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

آمنہ کچن میں جمیلہ کے ساتھ مصروف تھی اور ان سے روٹی بنانا سیکھ رہی تھی۔ وہ بار، بار روٹی کو خراب کرتی پھر اس کا پیڑا بناتی۔ پھر روٹی بیلتی...... جمیلہ اس کو دیکھ، دیکھ کر ہنس رہی تھیں اور آمنہ منہ بنا کر پھر روٹی بنانے لگتی۔ بالآخر اس نے چھوٹی سی روٹی بنائی جو نہ گول تھی نہ چوکور اور نہ ہی مثلث مگر جمیلہ نے اسے بہت سراہا اور اس کی حوصلہ افزائی کی اور مسکرا کر اس کے سر پر پیار دینے لگیں۔

''تم فکر نہیں کرو...... واپس جانے تک تم بہت اچھی روٹی بنانی سیکھ لوگی۔'' جمیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واپس...... کہاں......؟'' آمنہ نے حیرت سے پوچھا۔

''اپنے ملک...... جرمنی......'' جمیلہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر سوچتے ہوئے کہا۔

''جرمنی، واپس......؟ نہیں اماں، میں اب ہمیشہ تمہارے پاس یہاں رہوں گی۔'' آمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسی لمحے ہاجرہ اور شبنم برقع پہنے کچن میں آئیں اور دونوں نے آمنہ کی بات سن کر ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا اور منہ بنانے لگیں۔

''خیر ہے...... آج تم دونوں اکٹھی کہاں جا رہی ہو؟'' جمیلہ نے حیرت سے پوچھا۔

''اماں...... ہم پیر صاحب کی درگاہ شریف پر جا رہے ہیں۔'' ہاجرہ نے تنک کر جواب دیا۔

''کیوں...... کون سی آفت آن پڑی ہے کہ تم دونوں اکٹھی جا رہی ہو؟'' جمیلہ نے منہ بنا کر پوچھا۔

''اماں...... تم تو کھوج میں ہی پڑ جاتی ہو...... جا رہے ہیں، کوئی مسئلہ ہی ہے ناں...... مگر نہ بھیا...... یہاں تو تفتیش مکمل کراؤ، پھر کہیں جاؤ......'' ہاجرہ نے خفگی سے کہا۔

''ارے ہاجو، کاہے کو بگڑ رہی ہو، جاؤ بھئی جاؤ، میں کون ہوتی ہوں روکنے والی یا کچھ کہنے والی......'' جمیلہ نے منہ بنا کر کہا اور دونوں واپس مڑنے لگیں تو آمنہ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

''مجھے بھی تم لوگوں کے ساتھ جانا ہے۔'' آمنہ اچانک بولی تو دونوں نے حیرت سے گھور کر اسے دیکھا۔

''کہاں......؟'' ہاجرہ نے خفگی سے پوچھا۔

''جہاں تم دونوں جا رہی ہو، میں یہاں کی سب جگہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔'' آمنہ نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں...... بیٹی چلی جاؤ۔ بیچاری سارا دن گھر میں ہی بند رہتی ہے جاؤ، بیٹی چلی جاؤ۔'' جمیلہ نے مسکرا کر آمنہ کو جانے کی اجازت دیتے ہوئے کہا تو دونوں کے چہروں پر انتہائی غصے کے تاثرات نمایاں ہونے لگے۔

''میں ابھی اپنا حجاب لے کر آتی ہوں۔'' آمنہ نے جلدی سے اپنے کمرے میں جاتے ہوئے کہا تو دونوں غصے سے نتھنے پھیلانے لگیں۔

''وہاں کتنا ہجوم ہوتا ہے، اتنی بھیڑ میں اسے کچھ ہو گیا کہیں گم ہو گئی تو......؟'' شبنم غصے سے ساس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

''آئے، ہائے ساری دنیا جاتی ہے، ایک اس نے ہی بھیڑ میں گم ہونا ہے اور اس کے جانے کا سن کر تم دونوں کے چہرے پر پیلیا کیوں پڑ گیا ہے۔ درگاہ جا رہی ہو...... یا پھر کہیں اور......؟'' جمیلہ نے منہ بنا کر معنی خیز انداز میں پوچھا تو دونوں انہیں غصے سے گھور کر رہ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد آمنہ حجاب لپیٹ کر باہر آ گئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف غصے اور بے بسی سے دیکھنے لگیں۔

"چلو، اب جاؤ اور سنو...... آمنہ کا خاص خیال رکھنا۔ یہ یہاں نئی، نئی ہے......اور سنو......مغرب سے پہلے گھر آ جانا......تینوں لڑکے گھر آ گئے تو میں سب کو سمجھانے سے رہی۔" جمیلہ نے انہیں ہدایت دیتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنا کر اس کے ہمراہ باہر چلی گئیں۔

درگاہ پر لوگوں کا کافی رش تھا اور لوگ جوق در جوق درگاہ پر حاضری کے لیے آ رہے تھے اور مزار پر پھول اور چادریں چڑھا رہے تھے۔ آمنہ، شبنم اور ہاجرہ کے ساتھ درگاہ میں داخل ہوئی تو ہاجرہ نے انتہائی عقیدت سے درگاہ پر ماتھا ٹیکنا شروع کر دیا۔ مزار کو چومنے لگی۔ اس کی چادر کو آنکھوں سے لگاتے ہوئے پھر سجدہ کرنے لگی۔ آمنہ حیرت سے اس کی طرف دیکھے گئی اور کچھ پریشان سی ہونے لگی۔ شبنم نے بھی جب سجدہ کرنا شروع کیا تو اس نے ایک دم شبنم کو پیچھے ہٹایا۔

"یہ...... یہ تم کیا کر رہی ہو...... کیا تم اسے سجدہ کر رہی ہو؟ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔" آمنہ قدرے بلند آواز سے چلائی تو سب لوگ حیرت اور غصے سے اسے دیکھنے لگے۔ شبنم کا تو خون ہی کھولنے لگا۔

"یہاں آئی ہو تو چپ چاپ کھڑی رہو۔ ورنہ باہر چلی جاؤ۔" اس نے آمنہ کا بازو قدرے مروڑتے ہوئے کہا تو وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں، جاؤ، باہر جا کر بیٹھو......" ہاجرہ نے بھی غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ منہ بناتی ہوئی باہر چلی گئی۔

"کافر...... کبھی مسلمان نہیں ہو سکتے...... ہونہہ...... آئی بڑی نیکوکار......" شبنم غصے سے بولی۔

"سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا...... پیر صاحب...... آپ نے اب خود اپنی آنکھوں سے اس بدبخت کو دیکھ لیا ہے...... یہ آپ کی ہستی کی بےادبی کرنے سے باز نہیں آئی تو ہمارے ساتھ کیا کرتی ہوگی۔ یہ بھی دیکھ لیں۔ سرکار کسی طرح اس مصیبت کو ہمارے گلے سے اتاریں، ہم سخت تنگ پڑے ہیں۔" ہاجرہ نے ہاتھ جوڑ کر دعا کرتے ہوئے کہا اور زبردستی آنکھوں میں آنسو لانے لگی۔

"ہاں، سرکار...... میرا تو شوہر بھی ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے...... اس چڑیل کو ہمارے گھر سے نکال دیں۔ گھی کے چراغ جلاؤں گی، آپ کی درگارہ پر...... اور میٹھے چاول کی نیاز بھی دوں گی۔" شبنم نے گڑگڑا کر روتے ہوئے التجا کی اور جب وہ درگارہ پر پیسے ڈال کر باہر آئیں تو آمنہ انہیں کہیں دکھائی نہیں دی۔ دونوں پریشان ہونے لگیں۔

"بھابی وہ مصیبت کہاں چلی گئی، مغرب کا وقت ہو رہا ہے، اماں نے جلدی آنے کو کہا تھا۔" شبنم نے پریشان ہو کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا تو ہاجرہ بھی پریشان ہونے لگی۔

"چلو...... اسے ڈھونڈتے ہیں۔" ہاجرہ نے کہا اور دونوں پریشان اور بدحواس ہو کر اسے اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگیں۔

ایک جانب نیاز کے چاول بانٹے جا رہے تھے اور لوگ تبرک لینے کے لیے ایک دوسرے پر پل رہے تھے۔ آمنہ انہیں حیرت سے دیکھتی ہوئی خود بھی وہاں چلی گئی۔ جب ہجوم قدرے کم ہوا تو ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ میں کاغذ پر گرم چاول رکھ کر اسے پکڑانے چاہے وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہی تو آدمی نے مسکرا کر معنی خیز انداز میں اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑنا چاہا تو اس نے گھبرا کر اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا تو آدمی کے ہاتھ میں پکڑے چاول نیچے گر گئے۔

"یہ...... یہ تو نے کیا کر دیا...... کتنا بڑا گناہ کیا ہے...... تبرک کو نیچے گرا دیا۔ خدا کی پناہ...... تجھے خدا غارت کرے۔" آدمی غصے سے بولا تو وہاں موجود لوگ بھی اسے برا بھلا کہنے لگے۔ آمنہ حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔ ہاجرہ اور شبنم گھبرائی ہوئی وہاں تک آئیں تو آمنہ کو وہاں دیکھ کر چونکیں۔

"تم...... یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟" ہاجرہ نے گھبرا کر آمنہ سے پوچھا۔

''کیا یہ تمہارے ساتھ آئی ہے؟ اگر اسے ساتھ ہی لانا تھا تو درگارہ کے آداب تو سکھا کر لائیں۔ بد بخت نے تبرک کے چاول نیچے گرا دیے ہیں۔'' اس آدمی نے غصے سے کہا تو دونوں گھبرا کر اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ، توبہ کرنے لگیں۔

''اللہ معاف کرے..... اتنا بڑا گناہ..... توبہ..... توبہ۔'' دونوں نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تو وہ گھبرا گئی۔

''گناہ.....؟ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟'' آمنہ نے پریشان ہو کر پوچھا۔

''تم نے تبرک کے چاول نیچے کیوں گرا دیے؟'' ہاجرہ نے غصے سے پوچھا۔

''وہ کیا ہوتا ہے.....؟'' اس نے حیرت سے پوچھا تو وہ دونوں بوکھلا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''لو..... جس کو تبرک کا ہی نہیں پتا..... اسے درگاہ پر لے آئیں۔ ارے بی بی..... یہ نیاز کے چاول ہیں، اللہ کے نام پر پیر صاحب کی درگاہ پر بانٹے جاتے ہیں۔'' اس آدمی نے کہا۔

''کیوں.....؟'' آمنہ نے حیرت سے پوچھا۔

''لو..... اب اس کا جواب بھی میں دوں..... جاؤ بی بی اسے گھر لے جاؤ، ایسے شوپیس کو گھر میں ہی رکھو تو بہتر ہے۔'' وہ آدمی خفگی سے بولا۔

''چلو..... آمنہ، یہاں سے، گھر چلو۔'' ہاجرہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا تو وہ دونوں اسے لے کر درگاہ سے باہر نکلیں۔

''اب گھر جا کر اللہ سے معافی مانگنا، توبہ کرنا..... جو گناہ تم نے کیا ہے۔'' شبنم نے خفگی سے اسے کہا۔

''گناہ میں نے نہیں..... اس آدمی نے کیا ہے، اس نے میرے ہاتھ کو چھونے کی کوشش کی تھی اور اسلام میں غیر مرد کا کسی غیر عورت کو چھونا جائز نہیں.....'' وہ خفگی سے بولی تو دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

''لو بھیا..... پہلے گھر کے مرد کم تھے جواب بی بی رانی پر باہر کی دنیا بھی لٹو ہونے لگی ہے۔ اللہ کی پناہ..... نہ جانے اس حسن کا جادو کس، کس پر چلے گا؟'' شبنم نے سرگوشی کی۔

''سن..... اگر اس نے گھر میں یہ بات کہہ دی تو ہمارے شامت آ جائے گی..... پھر گھر سے نکلنا بند..... اس کو ہم نے اپنے ساتھ لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے، اب تو ہی اسے کچھ سمجھا۔'' ہاجرہ نے بوکھلا کر کہا۔

''ہجوم میں ایسا ہی ہوتا ہے، غلطی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ٹکرا ہی جاتے ہیں۔ اس بات کو دوسروں سے نہیں کہتے..... لوگ غلط مطلب سمجھ لیتے ہیں..... تم بھی گھر جا کر کسی سے مت کہنا..... عبدالرحمٰن سے بھی نہیں۔'' شبنم نے لہجے کو نرم کر کے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوکے.....'' وہ کہہ کر خاموش ہو گئی لیکن شبنم اور ہاجرہ کے دل اندر ہی اندر خوفزدہ ہونے لگے۔ مغرب کی اذان سے پہلے ہی وہ گھر پہنچیں تو جمیلہ صحن میں تخت پر بیٹھی چھالیا کتر رہی تھیں۔ پاندان ان کے سامنے کھلا پڑا تھا۔ تینوں کو آتے دیکھ کر وہ خوش ہو گئیں۔

''اچھا کیا..... مغرب سے پہلے ہی لوٹ آئیں..... ابھی سب لوگ آنے ہی والے ہیں۔'' جمیلہ نے کہا تو آمنہ قدرے تھکے ہوئے انداز میں اس کے پاس بیٹھ گئی۔

''اور سناؤ، بیٹی..... تمہیں درگاہ پر جانا کیسا لگا؟'' جمیلہ نے مسکرا کر پوچھا۔

''بہت برا.....'' آمنہ نے منہ بنا کر جواب دیا تو تینوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

''کیوں.....؟'' جمیلہ نے حیرت سے پوچھا۔

''لوگ وہاں ایک قبر کو سجدہ کر رہے تھے..... اسلام میں، اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور بہت سے لوگ وہاں پر گناہ کر رہے تھے۔ کیا ان کو اس بات کا پتا نہیں۔'' آمنہ نے پریشان ہو کر کہا۔

''ارے بی بی، سب مسلمان ہیں، تم سے زیادہ اسلام کو جانتے ہیں۔ دو دن ہوئے ہیں کلمہ سیکھے ہوئے..... لگی

ہیں اسلام کو نہ لئے......'' ہاجرہ غصے سے بڑبڑائی تو اسی لمحے گھر کے تینوں مرد ایک ساتھ گھر میں داخل ہوئے۔
''اب کوئی ایسی ویسی بات نہ کرے، جاؤ سب اپنے، اپنے کمروں میں۔'' جمیلہ نے کہا تو سب اٹھ کر اپنے، اپنے کمروں میں چلی گئیں۔ تینوں لڑکے ماں کے پاس کچھ دیر بیٹھے اور پھر اپنے، اپنے کمروں میں چلے گئے...
عبدالرحمٰن کمرے میں آیا تو آمنہ قدرے پریشان بیڈ پر بیٹھی تھی۔
''کیا ہوا...... بہت اداس لگ رہی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے اس کے قریب بیٹھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔
''ہاں...... عبدالرحمٰن...... میں بہت اداس اور الجھی ہوئی ہوں۔'' آمنہ نے اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔
''کیوں...... کیا ہوگیا؟'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر پوچھا۔
''عبدالرحمٰن میں نے اسلام کو صرف اس لیے قبول کیا...... کیونکہ اس کے concept of God نے مجھے بہت اٹریکٹ کیا...... اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں...... کوئی ہمسر نہیں...... وہ سب سے بڑا ہے۔ سب کچھ کرسکتا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کے ہاتھ میں ہے...... اس لیے عبادت، نماز، روزہ، سجدہ، سب کچھ اسی کو جائز ہے۔ کسی اور کی عبادت کرنا اور اسے سجدہ کرنا حرام ہے۔ بہت بڑا گناہ ہے، اتنا سمپل اور صاف ستھرا تصور مجھے کسی اور مذہب میں نہیں ملا...... مگر......'' وہ کہتے ہوئے رکی اور اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔
''مگر کیا......؟'' عبدالرحمٰن نے چونک کر پوچھا۔
''میں آج ایک درگاہ پر گئی تھی...... اور وہاں لوگ قبر کو سجدہ کررہے تھے۔ دعائیں مانگ رہے تھے...... مرد اور عورتیں چاول لینے کے لیے ایک دوسرے پر جھپٹ رہے تھے۔ عبدالرحمٰن یہ سب کیا ہے...... کیا اسلام میں بھی وہ سب کچھ ہے جو دوسرے مذاہب میں ہے...... یہ سوچ کر میرا دل بہت پریشان ہونے لگا ہے۔'' آمنہ کہہ کر سسکنے لگی۔
''اسلام میں کوئی جھول نہیں اور نہ اس کی تعلیمات مبہم ہیں لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اسلام میں بدعتیں بھی ہیں جو لوگوں نے عقیدت اور محبت کے نام پر اپنے پاس سے نئی، نئی باتیں گھڑلی ہیں...... اور ہر بدعت یعنی نئی راہ گمراہی ہے...... تم اپنے دل کو مطمئن رکھو...... مسلمانوں میں بہت سی خرابیاں اور گمراہیاں ہوسکتی ہیں لیکن دین اسلام میں خرابی نہیں ہوسکتی...... اگر اسلام میں خرابی ہوتی...... تو اسلام پھیلنے کے بجائے سکڑ کر ختم ہوجاتا...... کیا تم نے اسلام میں کوئی خرابی دیکھی ہے؟ اس کی تعلیمات میں کہیں کوئی flaw (کمزور پہلو) نظر آیا ہے؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔
''نہیں......'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا
''تو پھر تم پریشان کیوں ہورہی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر پوچھا۔
''سب لوگ مسلمان ہوکر بھی اسلام کی تعلیمات پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ دیکھو سب لوگ نماز بھی نہیں پڑھتے...... جھوٹ بھی بولتے ہیں، آپس میں جھگڑتے بھی ہیں۔ ایک دوسرے کی برائیاں بھی کرتے ہیں۔ لڑکیاں حجاب بھی نہیں کرتیں...... غیر مردوں سے بے تکلف ہوکر باتیں کرتی ہیں...... عبدالرحمٰن میں ان لوگوں کو دیکھ کر بہت الجھنے لگی ہوں۔ یہ سب ایسا کیوں کرتے ہیں، کیا ان کے لیے اسلام کی باتوں اور احکامات پر عمل کرنا مشکل ہے......؟'' آمنہ نے جھنجلا کر پوچھا۔
''اگر تم converted مسلم ہوکر اسلام کی تعلیمات پر آسانی سے عمل کرسکتی ہو تو ان کے لیے بھی عمل کرنا مشکل نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ انہیں اسلام جیسی عظیم نعمت کی قدر ہی نہیں...... تم نے جس طویل عمل سے گزر کر اسلام قبول کیا ہے انہیں تو اس آزمائش کا اندازہ ہی نہیں...... یہ سب نسلی مسلمان ہیں کیونکہ ان کے باپ، دادا مسلمان تھے۔ اسلام ان کو ورثے میں ملا ہے۔ ان کے دلوں میں اسلام، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے محبت تو ضرور ہے مگر محبت کی بنیاد کیا ہے۔ یہ اس سے اصل میں بے بہرہ ہیں...... ان کے لیے اسلام محض عقائد کا نام ہے مگر نو مسلموں کے

لیے یہ اللہ کی سب سے بڑی عطا ہے۔ یہاں تو سب کو اسلام سے زیادہ اپنے سوشل کلچر اور خاندانی روایات کی فکر ہوتی ہے۔ لوگ کیا کہتے ہیں اور کیا کہیں گے...... اس بات کی زیادہ ٹینشن ہوتی ہے...... بہ نسبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے...... ہر روز ہر گھر میں نہ جانے اسلام کے احکامات کی کتنی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں...... کتنی حدود توڑی جاتی ہیں، کبھی کسی کو دھچکا نہیں لگتا...... کسی کو فکر نہیں ہوتی...... کسی کو کوئی دکھ نہیں ہوتا...... اللہ اور رسول کی بتائی گئی کسی بات کو جھٹلا کر انہیں رونا نہیں آتا مگر کسی انسان یعنی رشتے دار کی کہی ہوئی بات کو دل سے لگا کر خوب رویا جاتا ہے...... آمنہ، تمہیں ہر جگہ کم وبیش ایسے ہی مسلمان ملیں گے، کہیں بھی کوئی بھی پرفیکٹ نہیں...... تم ان سب کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو، اگر سوچو تو صرف اسلام کے بارے میں...... اور اپنے بارے میں...... کہ تم اسلام کے احکامات پر مکمل عمل کر رہی ہو یا نہیں؟'' عبدالرحمٰن نے اس کی الجھن دور کرنے کی اچھی خاصی کوشش کر ڈالی۔

''عبدالرحمٰن، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو...... کیا تم پرافٹ آف اسلام حضرت محمد ﷺ کی حدیث بھول گئے ہو کہ برائی دیکھو تو اسے روکنے کی کوشش کرو...... اور تم مجھے صرف اپنے اسلام کی حفاظت کرنے کو کہہ رہے ہو...... جب میں کرسچن تھی تو مجھے صرف اپنے آپ سے غرض ہوتی تھی، مجھے یہ بھی فکر نہیں ہوتی تھی کہ میری ماں کرسچن ہے یا نہیں...... وہ عیسائیت پر عمل کرتی ہے یا نہیں...... سب چرچ جاتے تھے اور prayer کر کے آجاتے تھے۔ کسی کو کسی کی پروا نہیں ہوتی تھی مگر جب سے میں مسلم ہوئی ہوں تو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ میں جب کسی کو اسلام کے خلاف عمل کرتے دیکھتی ہوں تو پریشان ہو جاتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ سب اسلامی اصولوں پر عمل کریں...... اس میں سب کے لیے کامیابی ہے...... معلوم نہیں میں کیوں دوسروں کے بارے میں اتنی جذباتی ہو کر سوچنے لگی ہوں...... مجھے اپنے ساتھ، ساتھ دوسروں کی فکر کیوں رہنے لگی ہے؟'' آمنہ نے ایک آہ بھر کر کہا تو عبدالرحمٰن مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

''this is the true spirit of Islam اس کا مطلب ہی ساری دنیا کے لیے امن اور سلامتی ہے۔ اور یہ تم جیسے سچے مسلمانوں کے دل و دماغ کو جب اپنے سحر میں جکڑتا ہے تو ان کی روحوں میں ایسا ہی احساس بھر دیتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اور سب بھی اسی احساس سے سرشار ہوں...... اور وہ احساس...... حقیقت میں اسلام کی انتہائی عظمت کی قدر دانی ہے...... اگر سب لوگ ویسا ہی محسوس کرنا شروع کر دیں جس طرح تم کر رہی ہو تو یہ دنیا یہیں جنت بن جائے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ ہر ایک کو ہدایت نہیں دیتا...... بعض لوگوں کے دلوں پر وہ ایسی مہریں لگا دیتا ہے کہ وہ سچ کو سچ جانتے ہوئے بھی قبول نہیں کرتے...... یہی حال آج کل کے مسلمانوں کا بھی ہے۔ ان کی اکثریت سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کرتی...... اب تم اسی گھر کی مثال لے لو...... سب تمہیں تو نماز پڑھتے دیکھتے ہیں مگر خود پڑھنے کے لیے نہیں اٹھتے...... تمہیں دیکھ کر منہ بسورتے ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں کہ تم نئی، نئی مسلمان ہوئی ہو اس لیے ایسا کر رہی ہو...... اور ایسی باتیں کرتے ہوئے انہیں ذرا سی بھی شرمندگی نہیں ہوتی کہ اگر تم مسلمان ہو تو وہ بھی تو مسلمان ہیں...... مگر......'' عبدالرحمٰن نے افسردگی سے آہ بھری اور خاموش ہو گیا۔

''عبدالرحمٰن...... تم بہت افسردہ ہو رہے ہو؟'' آمنہ نے پریشان ہو کر پوچھا۔

''ہاں، بہت دکھ ہوتا ہے، اپنے لوگوں کی بے عملی، بداعتقادی اور مذہب سے دوری دیکھ کر......'' عبدالرحمٰن نے اِک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

''عبدالرحمٰن...... ہم دوسروں کو سمجھانے کی کوشش تو کر ہی سکتے ہیں ناں...... تم مایوس نہ ہو...... ہم اپنے گھر کے لوگوں کو سچا اور پکا مسلمان بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔'' آمنہ نے پُرامید لہجے میں کہا تو اس کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر امید دیکھ کر وہ بھی مسکرا دیا۔

☆☆☆

فریحہ کے کالج میں فنکشن تھا اور وہ بہت اہتمام سے تیار ہو رہی تھی۔ اس نے پنک کلر کی سلیولیس شرٹ پہن رکھی تھی جو انتہائی چست تھی اور اس کے ساتھ ٹراؤزر...... لیکن دوپٹے کے بغیر وہ بہت ادھوری اور نامکمل لگ رہی تھی پتلے، پتلے سانولے بازوؤں کو اس نے ویکس کرنے کے بعد میک اپ سے نکھارنے کی بہت کوشش کی تھی مگر پھر بھی وہ بہت عجیب لگ رہی تھی۔ اس نے میچنگ جیولری نکال کر دیکھی تو منہ بسورنے لگی۔ وہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ اپنے آپ کو خوب بنانے سنوارنے میں مصروف تھی۔ شبینہ بھی اپنے کالج جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ وہ ڈریس چینج کر کے کمرے میں آئی تو فریحہ کو دیکھ کر چونکی۔

''اللہ خیر کرے آپا آج تو بڑی توپ لگ رہی ہو...... آج توپ نے کس، کس پر گولے داغنے ہیں......'' شبینہ نے مسکرا کر مذاق کرتے ہوئے پوچھا۔

''تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے اور میرا موڈ آف ہو رہا ہے۔'' فریحہ نے منہ بنا کر جیولری باکس ٹٹولتے ہوئے کہا۔

''کیوں...... کیوں...... کیا ہوا......؟'' شبینہ نے چونک کر پوچھا۔

''اس ڈریس کے ساتھ میچنگ جیولری نہیں مل رہی...... کیا کروں......؟'' فریحہ نے جیولری باکس پرے دھکیلتے ہوئے کہا۔

''لاؤ...... میں دیکھتی ہوں......'' اور شبینہ جیولری باکس میں سے جیولری نکال کر دیکھنے لگی۔

''سنو...... آمنہ چاچی کے سلور ائررنگز اس کے ساتھ بہت اچھے میچ کر جائیں گے۔ تم ان سے لے لو۔'' شبینہ نے اس کے ڈریس کو دیکھ کر رائے دی۔

''ہاں...... میرے بھی ذہن میں آرہے تھے۔ اچھا میں ابھی پوچھتی ہوں۔'' اور وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

آمنہ اپنے کمرے میں بکھری چیزوں کو اٹھا کر کمرے کی صفائی کرنے میں مصروف تھی۔ فریحہ مسکراتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو آمنہ اس کے لباس کو دیکھ کر ایک دم چونکی۔

''ہائے، چاچی، کیسی ہیں آپ...... ایکچوئیلی وہ مجھے آپ کے سلور ائررنگز چاہئیں۔ وہ اس ڈریس کے ساتھ میچ کریں گے۔ آج میرے کالج میں فنکشن ہے ناں اس لیے......'' فریحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو آمنہ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر اسے دیکھا اور اپنے بیگ میں سے ائررنگز نکال کر اسے دیے۔

''تھینک یو......'' فریحہ نے مسکرا کر کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

''سنو...... فریحہ......!'' آمنہ نے اسے پیچھے سے آواز دی تو فریحہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

''کیا تم یونہی...... کالج جاؤ گی...... آئی مین حجاب کے بغیر......؟'' آمنہ نے پوچھا۔

''حجاب اور اس ڈریس کے ساتھ سوفنی...... میں نے تو اس کے ساتھ دوپٹا بھی نہیں بنایا...... حجاب کیوں لوں گی...... ساری بیوٹی خراب ہو جائے گی۔'' فریحہ نے ہنستے ہوئے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''کیا تم ایک مسلم عورت نہیں ہو...... اور مسلم عورت کے لیے اللہ نے کیا حکم دیا ہے...... کیا تم نہیں جانتیں......؟'' آمنہ نے سنجیدگی سے کہا۔

''کم آن چاچی...... سب جانتی ہوں، پلیز میرا موڈ خراب مت کریں۔ ہر وقت اسلام، اسلام کی باتیں...... ہمیں بھی سب کچھ پتا ہے، پلیز آپ ہمیں اتنا سمجھانے کی کوشش مت کیا کریں...... آپ بہت ہی سخت ہیں۔'' فریحہ نے غصے سے کہا اور ائررنگز بیڈ پر پھینک کر چلی گئی۔ آمنہ پریشان ہو کر دیکھنے لگی۔ اسے عبدالرحمٰن کی باتوں پر یقین آنے لگا...... یہ لوگ خود جان بوجھ کر اسلام پر عمل نہیں کرنا چاہتے اور جو عمل کرتے ہیں اسے اس طرح کہتے ہیں۔ اسلام پر صرف اس حد تک عمل کرتے ہیں جب تک وہ ان کی زندگیوں، ان کے فیشن ایبل لائف اسٹائل اور خواہشات میں رکاوٹ نہیں ڈالتا...... اسلام صرف ایک علامت...... ایک شناخت بن کر رہ گیا ہے...... اصل

اسلام کہاں کھو گیا ہے۔ وہ آہ بھر کر سوچنے لگی۔

فریحہ انتہائی غصے میں پاؤں پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں گئی تو ہاجرہ وہاں کھڑی شبینہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔ فریحہ کو منہ پھلائے دیکھ کر وہ چونکی۔

''کیا ہوا...... سج سنور کر اب منہ کیوں پھلا رہی ہو؟'' ہاجرہ نے حیرت سے پوچھا۔

''آمنہ چاچی کی اسلامی نصیحتوں نے ہماری زندگی عذاب میں ڈال دی ہے۔ یہ نہ کرو...... وہ نہ کرو...... یہ اسلام کے خلاف ہے، اُف خدایا...... ہم کہاں جائیں...... اب تو اپنے گھر میں ہی رہنا عذاب ہو گیا ہے...... انہوں نے مسلمان ہو کر ہمارے سر پر کوئی احسان نہیں کیا...... اب ہمیں کیوں اپنے جیسا بنانا چاہتی ہیں۔ حجاب لو...... دوپٹے کے بغیر کہاں جا رہی ہو...... امی آپ نے ہمیں کبھی منع نہیں کیا تو یہ کون ہوتی ہیں ہم پر حکم چلانے والی۔'' فریحہ نے غصے سے بولتے ہوئے ماں سے کہا تو اس کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات نمایاں ہونے لگے۔

''اس نے تو سب کی زندگیوں کو عذاب میں ڈال رکھا ہے۔ میری اولاد پر یہ کون ہوتی ہے حکم چلانے والی ابھی پوچھتی ہوں میں اس سے۔'' ہاجرہ غصے سے بولتے ہوئے باہر جانے لگی تو شبینہ نے اسے روکا۔

''امی، بات بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں...... چھوڑ دیں، دفع کریں۔'' شبینہ نے کہا۔

''تم اس کی زیادہ چہیتی مت بنو...... جانے دو امی کو۔'' فریحہ غصے سے بولی تو اسی وقت عبدالوہاب کمرے میں آ گیا۔

''تم لوگ اتنا شور کیوں کر رہی ہو...... کیا قیامت آ گئی ہے؟'' وہ خفگی سے بولا۔

''اپنے باپ کو بتاؤ...... یہ تو اسی کی حمایت میں بولے گا۔'' ہاجرہ غصے سے شوہر کو دیکھ کر بولی تو عبدالوہاب نے حیرت سے شبینہ سے وجہ پوچھی اور وہ اسے بتانے لگی۔ فریحہ منہ بنا کر رونے لگی۔

”کہا تو اس نے ٹھیک ہی ہے، تم اپنا لباس دیکھو...... کیا تم واقعی کسی مسلمان گھرانے کی بیٹی لگ رہی ہو......؟
تم لوگوں کو شرم آنی چاہیے کہ وہ ایک نو مسلم ہو کر تم لوگوں کو نصیحت کر رہی ہے۔ فریحہ تم نے آج مجھے بہت شرمندہ کرایا ہے اور ہاجرہ تم ماں ہو کر بیٹی کی لباس کے بارے میں تربیت نہیں کر سکیں۔ تم جیسی مائیں ہی بچوں کو مذہب سے دور بھی رکھ رہی ہیں اور بیزار بھی کر رہی ہیں۔“ عبدالوہاب نے غصے سے سب کو ڈانٹا۔

”ہاں، ہاں...... آپ کو تو موقع ملنا چاہیے۔ اس کی حمایت میں بولنے کا...... وہ خود وہاں نہ جانے کیا کچھ کر کے آئی ہے، آج ہمیں نیکی کے درس دینے بیٹھ گئی ہے۔ اور آپ اپنی بچیوں کا فیور کرنے کے بجائے اسے فیور کر رہے ہو۔ آج سے پہلے تو آپ نے ان بچیوں کی تیاری پر غور نہیں کیا تھا جو یوں آج کہہ رہے ہیں۔“ ہاجرہ غصے سے بولی۔

”ہاں ٹھیک ہے پہلے میں نے کبھی غور نہیں کیا مگر آج تو کہہ رہا ہوں ناں اور جہاں تک آمنہ کی بات ہے اس کا ماضی جو کچھ بھی تھا، ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ اب وہ جو کچھ ہے اسے دیکھ کر ہمیں شرم کرنی چاہیے اور رہی بچیوں کو فیور کرنے کی بات تو میں ان کی غلط باتوں میں کبھی حمایت نہیں کروں گا۔ اگر فریحہ کو فنکشن میں جانا ہے تو دوپٹا اوڑھ کر تمیز سے جائے اور یہ بغیر آستینوں کے جو چیتھڑا پہنا ہے اسے بدل کر جائے۔“ عبدالوہاب نے غصے سے فریحہ کا بازو پکڑتے ہوئے کہا تو فریحہ کو غصے کے ساتھ شرمندگی ہونے لگی۔ ہاجرہ کا پارہ بھی ہائی ہونے لگا۔

”آج تک آپ نے بچیوں کے ساتھ یہ رویہ نہیں اپنایا اور اب آپ......؟“ ہاجرہ نے غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہی تو میری غلطی تھی کہ کبھی تم لوگوں کو نہیں روکا ٹوکا اور آج تم نے میرا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔ آج کے بعد تم میں سے کوئی بھی حجاب کے بغیر گھر سے باہر نہیں جائے گا۔ یہ بات شبنم اور عاصمہ کو بھی بتا دینا۔“ عبدالوہاب نے غصے سے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”میں فنکشن میں ہی نہیں جاتی۔ اتنے شوق سے پہلی بار سلیولیس شرٹ سلوائی تھی مصیبت نے آج ہی لیکچر دینا تھا۔“ فریحہ غصے سے بولتے ہوئے کپڑے بدلنے واش روم کی طرف جانے لگی۔ ہاجرہ بھی غصے سے باہر چلی گئی۔

”افوہ آپا...... کیوں بات کا بتنگڑ بنا رہی ہو، اس ڈریس کے اوپر بڑا سا دوپٹا لے لوگی تو کیا قیامت آجائے گی۔“ شبینہ نے قدرے نرمی سے کہا۔

”اچھا...... جو رات بھر میں بازوؤں کو ویکس کر کے صاف کرتی رہی ہوں، یہ میچنگ چوڑیاں اور کڑے لائی، وہ سب بڑے دوپٹے میں چھپ جائیں گی...... اور اوپر سے حجاب لے کر بڑی اماں بن کر فنکشن میں جاؤں تو سب لوگ میرا کتنا مذاق اڑائیں گے۔ میں جاتی ہی نہیں۔“ وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے بولی۔

”آپا...... تمہیں لوگوں کی...... دوستوں کی باتوں کی فکر ہے...... ابو کی ناراضی کی کوئی فکر نہیں......“ شبینہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ابو...... تو خواہ مخواہ جذباتی ہو کر بھڑک اٹھے۔ اور وہ بھی اس گوری میم کی باتوں میں آکر...... ورنہ آج تک ابو نے بھلا ہمیں کسی بات سے منع کیا ہے......“ فریحہ غصے سے بولی۔

”ویسے آپا آپس کی بات ہے، ابو نے غلط باتیں کہی ہیں اور نہ ہی آمنہ چاچی نے...... تمہارے ننگے بازوؤں کو دیکھ کر تو مجھے بھی شرم آرہی ہے اور شرٹ کی فٹنگ تو دیکھو...... معلوم نہیں تمہیں اس میں کیا اچھا لگ رہا ہے۔ سچ ابو جب تمہارا بازو پکڑ کر دکھا رہے تھے تو بس کیا بتاؤں...... میں نے تو شرم سے نظریں ہی نہیں اٹھائیں۔“ شبینہ منہ بنا کر خفگی سے بولی۔

”اچھا، اچھا اب تم بھی مجھے لیکچر مت دو...... میں بھی اپنا اچھا برا خوب جانتی ہوں...... سب کو میں ہی بے شرم اور بے پردہ دکھائی دینے لگی ہوں...... اگر تمہیں سلیولیس شرٹ نہیں جچی تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟“ فریحہ نے

خفگی سے منہ بنا کر کہا تو شبینہ نے گھور کر اسے دیکھا اور اپنی کتابیں اٹھائیں، حجاب سر پر لیا۔ دوپٹے کو ٹھیک طرح سے لیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ عاصمہ بھی کالج جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔ اس نے چھوٹا سا دوپٹا گلے میں ڈال رکھا تھا اور شبینہ کا انتظار کر رہی تھی۔ دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتی تھیں۔ ہاجرہ، شبنم کے ساتھ سرگوشی میں باتیں کر رہی تھی۔

''ارے...... شبینہ...... آج تم نے حجاب کیوں لے لیا ہے؟ کیا تم بھی آمنہ چاچی کی نقل کرنے لگی ہو؟'' عاصمہ نے مذاق کرتے ہوئے کہا۔

''جناب...... تم بھی چادر یا حجاب اوڑھو...... ابو نے سختی سے حکم دیا ہے۔'' شبینہ نے مسکرا کر کہا۔

''ک...... ک...... کیا...... مگر کیوں......؟'' عاصمہ حیرت سے چلّاتے ہوئے بولی۔

''ارے، بھیا، اس گھر میں نیا، نیا اسلام نازل ہوا ہے...... پہلے تو یہاں سب کافر بستے تھے ناں...... اب باہر سے لوگ آکر ہمیں مسلمان کریں گے۔'' شبنم نے قدرے طنزیہ انداز میں آمنہ کے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔ شبنم کی بات سن کر وہ چونکی مگر اسے کچھ زیادہ سمجھ میں نہ آئی اور ان کے قریب آگئی۔

''شبینہ...... تم کتنی اچھی لگ رہی ہو...... اس حجاب میں۔'' آمنہ نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو......'' شبینہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

''عاصمہ...... کیا تم حجاب نہیں لو گی؟'' آمنہ نے اب عاصمہ سے پوچھا۔

''آپ کے ہوتے ہوئے اب سب کچھ کرنا پڑے گا......'' وہ کمرے میں چلی گئی اور چادر اوڑھ کر کمرے سے باہر آگئی مگر اس کا موڈ سخت آف تھا۔

''اب چلو...... ورنہ کوئی نیا اسلامی حکم صادر ہو جائے گا۔'' عاصمہ منہ بنا کر سرگوشی میں بولی اور دونوں وہاں سے چلی گئیں۔

''بھابی! آپ دونوں کیا باتیں کر رہی ہیں؟'' آمنہ ان کے قریب آکر مسکراتے ہوئے بولی۔

''سوچ رہے ہیں...... کہ اس گھر میں اسلامی شریعت کیسے، کیسے نافذ کی جا سکتی ہے؟'' شبنم قدرے طنزیہ انداز میں بولی تو اس کی بات سن کر آمنہ مسکرا دی اور وہاں سے چلی گئی۔ دونوں اسے گھور کر دیکھنے لگیں۔

''بھابی یہ بڑی شاطر ہے، اب یہ اس گھر کی مالکن بنی ہی بنی...... ہم تم تو منہ ہی دیکھتے رہ جائیں گے۔ جو چاہ رہی ہے وہی کچھ ہو رہا ہے...... خدا معلوم ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے؟'' شبنم نے آہ بھر کر افسردہ لہجے میں کہا۔

''ہار میں بھی ماننے والی نہیں ہوں۔'' ہاجرہ نے قدرے انتقامی لہجے میں جواب دیا۔ فریحہ کپڑے تبدیل کر کے اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی رو رہی تھی جبھی ہاجرہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے قریب آکر خفگی سے بولی۔

''تم نے سوٹ کیوں بدلا...... ارے تم نے اتنی جلدی ہار مان لی...... عورت جب انتقام پر آتی ہے تو بڑے، بڑے بادشاہ اس کے سامنے ہار مان جاتے ہیں۔ اب تو دیکھنا...... تیری چاچی کو میں کیسے ہراتی ہوں؟'' ہاجرہ نے نتھنے پھیلا کر غصے سے کہا۔

''کیا مطلب...... امی......؟'' فریحہ نے اٹھ کر حیرت سے پوچھا۔

''جا...... تو وہی سوٹ پہن کر...... تیار ہو کر کالج جا......'' ہاجرہ نے کہا۔

''میں حجاب نہیں لوں گی اور نہ ہی دوپٹا......'' فریحہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''تو...... مت لینا...... مگر گھر سے چادر لے کر چلی جا...... راستے میں اتار کر بیگ میں رکھ لینا......'' ہاجرہ نے کہا تو فریحہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

''گڈ آئیڈیا...... میں نے تو اس کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔'' فریحہ نے خوش ہو کر کہا۔

”امی...... اگر ابو نے کہیں دیکھ لیا...... تو......؟“ فریحہ نے گھبرا کر پوچھا۔
”تب کی تب دیکھی جائے گی۔ ابھی تو، تو جا......؟“ ہاجرہ نے کہا تو وہ مسکراتی ہوئی اٹھی اور جلدی سے دوبارہ تیار ہونے چل دی۔

☆☆☆

شبینہ اور عاصمہ لوکل بس میں سوار کالج جا رہی تھیں۔ عاصمہ کا موڈ ابھی تک آف تھا۔ اس نے چادر کو گول مول کر کے انتہائی برے انداز میں اوڑھ رکھا تھا...... سر بھی آدھا ننگا تھا اور جسم کو بھی بس تھوڑا بہت ڈھانپا تھا۔ وہ غصے میں بھری بیٹھی تھی اور کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

”عاصمہ...... تمہیں کیا پرابلم ہے...... کیوں اس قدر موڈ آف کر کے بیٹھی ہو۔ تم نے اور فریحہ آپا نے معمولی سی بات کو اتنا بڑا ایشو کیوں بنالیا ہے...... بھئی ابو نے چادر ہی اوڑھنے کو کہا ہے...... اور اس میں عورت کے لیے بہت بھلائی ہے......“ شبینہ کا اپنا ذہن بھی قدرے اسلامی تھا۔ اسی لیے وہ ان باتوں کو اچھا سمجھتی تھی۔

”مجھ سے نہیں سنبھالی جاتی اتنی بڑی چادر...... پہلے بھی تو ہم یونہی کالج جایا کرتے تھے۔ اب تایا ابو کو...... آمنہ چاچی کے کہنے پر سب کچھ یاد آ گیا ہے۔ امی اور تائی اماں...... برقع پہنتی ہیں، کیا یہ کافی نہیں...... جو ہمیں بھی مصیبت ڈال دی...... شادی کے بعد ہم نے بھی تو برقع ہی پہننا ہے، یہ چند دن آزادی سے گزار لیں گی تو کیا قیامت آ جائے گی؟“ عاصمہ کا موڈ سخت آف تھا اسے یہ سب بہت برا لگ رہا تھا۔ جبھی بھری بیٹھی تھی۔

”عاصمہ تمہاری اس چادر سے اللہ کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کوئی نقصان...... اور نہ ہی ابو کو...... یا چاچی کو...... اللہ کے احکامات میں انسان کے لیے فائدے ہی فائدے ہیں...... اگر انسان سمجھنے کی کوشش کرے تو......“ شبینہ اتنا کہہ کر خاموش ہوگئی۔

عاصمہ منہ بنائے بیٹھی رہی...... جب دونوں کالج کے اسٹاپ پر اترنے لگیں تو عاصمہ کی شرٹ بس کے دروازے کے ساتھ لگی کیل نما نوکیلی چیز کے ساتھ اٹک گئی اور کمر کے قریب سے جو پھٹی تو پھٹتی ہی چلی گئی...... عاصمہ کو ایک دم شدید شرمندگی اور پریشانی ہونے لگی۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے چادر کھول کر اوڑھی تو شرٹ کے پھٹے ہوئے حصے سے نظر آتا جسم چھپ گیا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔

”شکر ہے، میں کالج تو آرام سے چلی جاؤں گی۔“ عاصمہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

”عاصمہ، اگر تم اس بات کو سمجھو تو اللہ نے تمہیں اس طرح سمجھایا ہے کہ اس کے احکامات میں انسان کے لیے ہی بہتری ہے۔ سوچو...... اگر تمہارے پاس چادر نہ ہوتی تو تم اس وقت کتنی پریشان ہو رہی ہوتیں۔ شاید تمہیں گھر واپس جانا پڑتا...... پھٹی ہوئی شرٹ کے ساتھ...... تو تم کیسے جاتیں اور کیا فیل کرتیں؟“ شبینہ نے گہری سانس لے کر کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

”کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔“ عاصمہ نے آہ بھر کر کہا۔

”ہم سب آمنہ چاچی کے خلاف بولتے ہیں مگر وہ کچھ بھی غلط نہیں کہتیں۔ دراصل جو لوگ اسلام کو پڑھ کر اور سمجھ کر مسلمان ہوتے ہیں وہ ہم سے زیادہ عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے ہر قدم پر اسلام کی تعلیمات کو اپلائی کرنا چاہتے ہیں اور جو لوگ ان کے سامنے اس کے خلاف عمل کرتے ہیں تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ آمنہ چاچی بھی ہمیں دیکھ کر کنفیوز ہو جاتی ہیں۔ چلو اب جلدی چلو...... کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔“ شبینہ نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں تیزی سے کالج کے اندر داخل ہوگئیں۔

(جاری ہے)